Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش - ۴ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۸

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ۔

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ۔

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹ - بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پہلے سے کچھ افاقہ ہے تاہم ابھی نزلہ زکام کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ - ۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل زکام سے سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم کیپٹن احمد دین صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہے جس کی وجہ سے آپکو لاہور بغرض علاج لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ان دنوں ملک سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ بخیر و عافیت سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

بیرونی ممالک میں احمدی ڈاکٹر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سینکڑوں احمدی ڈاکٹر پاکستان سے باہر مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر وہ اپنے کوائف (نام۔ تعلیم۔ تجربہ اور موجودہ کام و ایڈریس) سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ اس میں مطلق تاخیر نہ ہونے دی جائے۔ دیر سے موصول ہونے والی رقوم مالی سال رواں میں محسوب نہیں ہو سکیں گی۔

(ناظر بیت المال آمد، ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

اپنے پیاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا امتیازی سلوک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد ایسے پاکباز اور متقی انسانوں کی جماعت قائم کرنا تھا جو درجہ بدرجہ علم الیقین اور حق الیقین کے مرتبہ سے ترقی کر کے حق الیقین کے مرتبہ پر جا پہنچیں تا ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا جلال دنیا میں چمکے اور اسلام دنیا میں غالب آئے۔

حق الیقین کا مرتبہ وہ ہے کہ اس مرتبہ کو پانے والے تجلیاتِ الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور علمی اور عملی حالتیں ان کی درست ہو جاتی ہیں۔ بصیرت صحیحہ ان کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ دُور سے نہیں دیکھتے بلکہ نور کے حلقہ کے اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کے دوستوں کا دوست اور اُن کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور اُن کے لحاظ عجائب کام دکھلاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ان کے تعلق باللہ اور اس کے ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا ان کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں خدا کا ہاتھ اُن کو مدد دیتا ہے۔ ہزارہا نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا آخر وہ بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک کیا جاتا ہے کیونکہ خدا کے نزدیک اُن کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا حلیم ہے اور آہستگی سے کام کرتا ہے لیکن ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا اور عمداً ایذا پر کمر بستہ ہے خدا اس کے استیصال کے لئے ایسا عمل کرتا ہے کہ جیسا کہ ایک مادہ شیر (جبکہ کوئی اس کے بچے کو مارنے کے لئے قصد کرے) غضب اور جوش کے ساتھ اس پر حملہ کرتی ہے اور نہیں چھوڑتی جب تک اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی اُن کو دُکھ دینا چاہتا ہے اور اس ایذا پر اصرار کرتا ہے اور باز نہیں آتا تب خدا صاعقہ کی طرح اس پر گرتا ہے اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے حلقہ میں اس کو لے لیتا ہے اور بہت جلد ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اسکے ساتھ ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳، ۵۴)

حضور علیہ السلام اس مرتبۂ عالی پر فائز اللہ تعالیٰ کے بندگان اخص کی حالت اور ان کی صفات اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کے تعلق کی کیفیات بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"ان پر جب کوئی مصیبت آوے تو وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اور ان کا آج کا دن کل کے دن سے جو گزر گیا معرفت اور محبت میں زیادہ ہوتا ہے اور ہر ایک دم محبت نہ تعشق ان کا ترقی میں ہوا کرتا ہے اور ان کی شدت محبت اور توکل اور تقویٰ کی وجہ سے ان کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور وہ ضائع نہیں کی جاتیں کیونکہ وہ خدا کی رضا جوئی میں گم ہو جاتے ہیں اور اپنی رضا ترک کر دیتے ہیں اس لئے خدا بھی ان کی رضا جوئی کرتا ہے۔ وہ نہاں در نہاں ہوتے ہیں۔ دنیا اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور چلے جاتے ہیں۔ اور انکے بارہ میں سرسری رائیں نکالنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ نہ دوست ان کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے نہ کوئی دشمن کیونکہ وہ احدیت کی چادر کے اندر مخفی ہوتے ہیں۔ کون ان کی پوری حقیقت جانتا ہے مگر وہی جس کے جذباتِ محبت میں وہ سرمست ہیں۔ وہ ایک قوم ہے جو خدا نہیں مگر خدا سے ایک دم بھی الگ نہیں۔ وہ سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے، سب سے زیادہ خدا سے وفا کرنے والے، سب سے زیادہ خدا کی راہ میں صدق اور استقامت دکھلانیوالے، سب سے زیادہ خدا پر توکل کرنے والے، سب سے زیادہ خدا کی رضا کو ڈھونڈنے والے، سب سے زیادہ خدا کا ساتھ اختیار کرنیوالے، سب سے زیادہ اپنے ربّ عزیز سے محبت کرنے والے ہیں۔ اور تعلق باللہ میں ان کا اُس جگہ تک قدم ہے جہاں تک انسانی نظریں نہیں پہنچتیں۔ اس لئے خدا ایک ایسی خارق عادت نصرت کے ساتھ ان کی طرف دوڑتا ہے کہ گویا وہ اور ہی خدا ہے اور وہ کام ان کے لئے دکھلاتا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی کسی غیر کے لئے اُس نے دکھلائے نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۶)

اپنے ایسے بندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک بہرحال امتیازی شان کا حامل ہوتا ہے۔ وہ قدم قدم پر انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔ وہ ان کے دشمنوں کو ناکام اور انہیں ہر ہر قدم پر کامیابی سے ہمکنار کر کے اس امر کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے کہ وہ اپنے ان پیاروں اور مقبولین کے ساتھ ہے یہ نہیں ہوتا کہ ان پر مصائب نہ آئیں اور یہ کہ انہیں ابتلاؤں میں سے نہ گزرنا پڑے۔ مصائب کی آندھیاں چلتی ہیں، حوادث کے طوفان اٹھتے ہیں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں انہیں پیسا جاتا ہے لیکن ان کے اپنے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہیں آتی۔ وہ مصائب و حوادث اور ابتلاؤں کے درمیان میں بھی اطمینان و سکینت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور اُن کی حالت اس امر کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ وہ دم بقدم بہشت میں ہیں۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کا قادر و توانا اور قدیر و عزیز خدا اُن کے ساتھ ہے، وہی ان کا محافظ اور حامی و ناصر اور معین و مددگار ہے۔ چنانچہ ان کی اس حالت اور اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے امتیازی سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ بڑے بڑے نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک جو اُن کا مقابلہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے، ہر ایک جو اُن سے عداوت کرتا ہے آخر خاک میں ملایا جاتا ہے، اور خدا اُن کی ہر بات میں اور حرکات میں اور اُن کے لباس میں اور مکان میں برکتیں رکھ دیتا ہے اور اُن کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور زمین اور آسمان کو اُن کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ اور جیسا کہ زمین اور آسمان کی مخلوقات پر نظر ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ ان مصنوعات کا ایک خدا ہے ایسا ہی اُن تمام نصرتوں اور تائیدوں اور نشانوں پر نظر ڈال کر جو اُن کے لئے خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے قبول کرنا پڑتا ہے کہ وہ مقبول الٰہی ہیں۔ پس وہ ان تائیدوں اور نصرتوں اور نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ اس کثرت اور صفائی سے ہوتے ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک اُن کا ہو ہی نہیں سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹)

آج دُنیائے اسلام کی نجات اور اسلام کی سربلندی و سرفرازی ایسے ہی مقبولین کے ساتھ وابستہ ہے۔ آج وہ اُمتِ مسلمہ کا سب سے قیمتی سرمایہ اور اللہ تعالیٰ کے مہتم بالشان نشانوں میں سے ایک نشان ہیں۔

یومِ خلافت ——— ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس کے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔ جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیکرِ صدق و صفا حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین رضی اللہ عنہ

(محترم جناب سید محمد اعظم صاحب۔ حیدرآباد۔ ربوہ)

(۲)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کبھی کسی ملک میں سیاسی انقلاب آتا ہے تو حکمران خاندان اور طبقہ کے علاوہ اس ملک کے معزز، خوشحال اور ذی حیثیت افراد بالعموم ادبار، نکبت، ابتلاء و آزمائش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۴۸ء میں مملکت اسلامیہ آصفیہ کی شکست اور حکومتِ ہند کے تسلط و قبضہ کے بعد مسلمانانِ حیدرآباد پر جو قیامت ٹوٹی تھی اس کی دل سوز اور دل خراش داستان کیسے بیان ہو اور وہ کس طرح لکھی جائے۔

انگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

حیدرآباد دراصل اتحاد اور بھائی کی ایک کڑی تھا ایک سکھ مردار بیدر کا گوہر آبدار تھا یہ اتحاد ارجہ تھا عزیز دکن کا۔ لعبد دکن کا۔ دلی کا۔ اور پھر حیدرآباد کا اپنا جاودانی و اکتہ تہذیب و تمدن اور ثقافت و ادب کے مخزن تھے ... ... اندازہ کیجئے یہ حقیقت کتنی جاں سوز اور دل خراش ہے کہ سقوط حیدرآباد کے نتیجہ میں نہ صرف آٹھ سو سالہ سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا بلکہ معاشی طور پر بھی مسلمان تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ بعضوں پر حکومت ہند کے تسلط کے ساتھ ہی ابتلاء و آزمائش کا لامتناہی دور شروع ہوا اور بعضوں کو کچھ مہلت مل گئی لیکن تباہ اور برباد سب ہی ہوئے ستمبر ۱۹۴۸ء کے اس سیاسی انقلاب سے کچھ ہی عرصہ پہلے میرے والد اللہ کو پیارے ہو گئے تھے اور ان کی وفات کے بعد کاروبار کے انصرام کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے ناتجربہ کار فرزند کے کندھوں پر آن پڑا تھا یہ امتحان و ابتلاء ان کے لئے روزِ اول سے مقدر تھا۔ چار پانچ سال بعد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین بھی ہم مبتلا کت زدہ ستم رسیدہ اور پریشان حال افراد کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس بھائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(نوٹ۔ ملت کی رعایت سے اس روداد کو حذف کر دیا گیا اور حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے کئی ایک واقعات میں سے اس نعمت پر صرف تین چیں ہیں۔)

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے سقوط حیدرآباد کے بعد ہم بھائیوں کا وسیع کاروبار زیر کاروبار اور سیاسی انقلاب کی نظر گردی کے نذر ہونے لگا تھا لیکن حضرت سیٹھ صاحب کا بالخصوص ذاتی کاروبار ۱۹۵۳ء تک نہایت عمدگی اور کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ یہ اچھے اور خوشحالی کے زمانہ میں بھی اور مصائب و آلام کے دور میں بھی اُن کی پاک ایمان افروز اور روح میں بالیدگی پیدا کرنے والی صحبت سے استفادہ کی غرض سے ہر ہفتہ ہی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتا چنانچہ ۱۹۵۰ء میں ایک دن ایسی صحبت سے واپس ہوتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ کسی ضروری ادائیگی کے لئے میں قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں دعا فرمائیے کہ اس کے حصول میں مجھے کامیابی اور آسانی نصیب ہو تو دریافت فرمایا کہ تمہیں کس قدر رقم کی اس وقت ضرورت ہے تو میں نے عرض کیا کہ بیس ہزار کی اس وقت اس رقم کا چیک لکھ کر مجھے مرحمت فرمائیں میرے وہم و گمان میں اس سے پہلے یہ خیال آیا تھا کہ میں حضرت سیٹھ صاحب سے ایسی درخواست کروں اور نہ ہی یہ توقع ہو سکتی تھی کہ اتنی بڑی رقم جو آج ایک لاکھ روپے سے کسی طرح کم نہیں ہم بھائیوں کو اتنی آسانی سے مل جائے گی چنانچہ تھوڑی دیر کے لئے میں مبہوت سا رہ گیا اور پھر تہہ دل سے شکر و سپاس۔ جو سقیم اور پریشان کن ہمارے حالات تھے اور ان میں جو بے جا رہنے بیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہو رہی تھیں ان کے پیش نظر میں نے بڑے تکلف اور بڑی ہچکچاہٹ سے اس قرض حسنہ کی واپسی کے لئے دو سال کی مہلت طلب کی جو فوراً ہی اور خندہ پیشانی کے ساتھ منظور فرما دی گئی۔

تجربہ بھی ہم اور مشاہدہ بھی کہ جب کوئی عمارت بوسیدہ ہو کر منہدم ہونے لگتی ہے تو اس کو گرنے سے بچانے کے لئے معمولی سہارے کام نہیں دیتے حضرت سیٹھ صاحب کے عطا کردہ قرض کے بعد بھی کئی ایک دیگر قرضوں اور بعض اثاثوں کی فروختگی کے ذریعہ کاروبار کاروبار میں آئے اگرچہ ان سے وقتی طور پر ہمارا توڑ ملا لیکن یہ سب مل کر بھی ہمارے درد کا مداوا نہ بن سکے اور آہستہ آہستہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہونے لگی کہ یہ سفید پوشی اور موروثی شیخی اب زیادہ عرصہ تک قائم و برقرار نہ رہ سکے گی اور حالات کی نزاکت اور ابتری نے بالآخر ہمیں اس فیصلہ پر مجبور کیا کہ وہ قدم اٹھایا جائے جس کا محض خیال آج دس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی میرے دل ناصبور کی حرکت کو تیز کر دیتا ہے چنانچہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم غلام محمود نے اعلیٰ تعلیم کے علاوہ اپنی کم عمری کی بنا پر قسمت آزمائی کے لئے ممالک متحدہ امریکہ کا رخ کیا اور میں اور میرے منجھلے بھائی عزیز معین الدین نے پاکستان کو ہجرت کی ٹھانی دیار بیگانہ، ناشاد و بیدل زیستن، زندگی کے بقیہ دن خاموشی سے اس ملک میں کاٹ رہے ہیں لیکن آج بھی صحیفۂ دل پر بہت سی تابندہ نشانیاں ہیں جو درد بھی ہیں اور درمان بھی ہو چکے۔ بھیرا کھ کو ہم کچھ بیچنے والے لیکن بہت دنوں تک دل میں یہ آگ لئے کام چلتا رہے گا۔

حضرت سیٹھ صاحب سے اچھے دیکھے اقتصادی اور سیاسی حیثیت سے ہمارے قرض حسنہ کی واپسی کے لئے مہلت مانگی دو سال کی مدت عرض کی تھی اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس عرصہ میں کتنے ہی بڑے اور چھوٹے مزید قرضے ہم پر واجب ہوئے جو وقت پر واپس ادا نہ کئے جا سکے تھے۔ جب یہ مدت منقضی ہو گئی تو میں ایک دن ان کی خدمت میں پہنچا ہو کر اپنی کمال ندامت اور انتہائی معذرت کا اظہار کیا تو نہایت خوشی دلی اور خندہ پیشانی سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس طرح متاسف ہونے کی چنداں ضرورت نہیں میں جب کسی کو قرض دیتا ہوں تو میری یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ قرض دار نے واپس کر دیا تو لے لوں تو اگر کسی وجہ سے وہ اب نہ کر سکا تو وہ رقم میری جانب سے اسے معاف ہے۔ میں تم بھائیوں کے موجودہ مسلم حالات سے واقف اور بے خبر نہیں ہوں

اللہ مجھے تم عزیزوں کی شرافت اور نیکی سے توقع ہے کہ حالات کی مساعدت اور اسباب کی فراہمی پر تم میرے اور دوسروں کے دیئے ہوئے قرضوں کو واپس کر دو گے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ان کی یہ نیک توقع صحیح ثابت ہوئی اور اپنی ہجرت سے پہلے ہم نے نہ صرف اپنی جائداد، بقیہ اثاثے بلکہ اثاثۃ البیت تک فروخت کر کے ان کا قرض اور دیگر قرض خواہوں کے واجبات ادا کر دیئے تھے اگرچہ حضرت سیٹھ صاحب کا عطا کردہ قرض واپس ہو گیا تھا لیکن ان کا احسان آج بھی باقی ہے اور وہ تاحیات نہ بھلایا جا سکے گا (انشاء اللہ)

(نوٹ: حضرت سیٹھ صاحب کی فرم کے زیر نگرانی جو چار فیکٹریاں تھیں جن میں حکومت کا ۵۱ فی صد سرمایہ تھا وہ بہتر کارکردگی کے نام پر کس طرح بلا برادرس کے حوالے کر دی گئیں اس کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے)

مملکت اسلامیہ آصفیہ میں ۱۹۴۷ء تک قانون محصول آمدنی (انکم ٹیکس) موجود نہ تھا یہ محصول اسی سال پہلی مرتبہ حیدرآباد میں نافذ کیا گیا۔ مثل مشہور ہے بات سے بات نکلتی ہے۔ اور چراغ سے چراغ جلتا ہے محصول آمدنی کا ذکر کیا آیا اپنے قدردان ساتھی اور محبت کرنے والے دوست نواب بہادر یار جنگ بہادر کی یاد تازہ ہو گئی۔ ان کی سیاسی بصیرت اور چشم بینا نے اپنے وطن کی سیاسی تباہی و بربادی سے دو سال پہلے ہی حیدرآباد کے کارپردازوں کو جھنجھوڑ کر دیکھ لیا تھا ... ...

اس لیے ہی مملکت اسلامیہ آصفیہ حیدرآباد کے تحفظ کے لئے وسیع پیمانے پر دفاع کے استحکام کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور یہ بھی امر ہے کہ بے دولت شہ چہ کند کہ عیار نیست۔ ان اقتصادیات کے کثیر اخراجات کی پابجائی کے لئے محصول آمدنی دو سال کے دستخطی اثر (RETROSPECTIVE) کے ساتھ اس طبقہ پر عاید کیا گیا جو اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ تشخیص ہو کر وصول کیا جاتا حیدرآباد کا سفر ہی مکمل ہو گیا اور وہ ایک سال بعد اس کا نفاذ حکومت ہند کے ذریعہ ہوا۔ سابقہ حکومت کے دور میں چونکہ حسابات تشخیص آمدنی کے لئے کسی سرکاری محکمہ کی پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوا کرتی تھی اس لئے وہ صحیح صورت میں نہ رکھے جاتے تھے۔ نئے دور میں کثیروں نے دوسرے حساب تیار کر لئے جن میں آمدنی کے مقابلہ میں بہت کم آمدنی دکھائی گئی تھی بعضوں نے تو نئی نئی دستاویزات ضرر اکتساب کا سہارا لے کر اپنے میں درج نہ کیا اور بے نامی حصہ داران کے ناموں کو بھی اضافہ کر دیا تاکہ نتائج زیادہ ضرر رساں ہو کر محصول آمدنی کم ہو جائے اکثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ عذر داری بھی پیش کی کہ سیاسی کشمکش کے دوران مسلم رضاکاروں نے ان کے کاروبار کو لوٹ لیا اور ان کے حساب کتاب کو جلا کر خاک سیاہ بنا دیا۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی کی دیانت اور سچائی ایسے صریح اور غیر متنازعہ عمل کو کس طرح متحمل ہو سکتی تھی۔ محصول آمدنی کے ماہران اور دوسرے ہمدردوں کے مشوروں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور عواقب و نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنے ذاتی کاروبار کے حسابات تشخیص آمدنی و تعین محصول کے لئے من و عن پیش کر دئے۔ انکم ٹیکس افسر کی ماہرانہ نگاہ سے ان کی یہ دیانت اور سچائی کیونکر پوشیدہ رہ سکتی تھی اور وہ ان کے اس حسن عمل سے اس قدر متاثر ہوا کہ ان کے حسابات کو بغیر کسی ترمیم یا اضافہ کے قبول کر لیا۔ حضرت سیٹھ صاحب جیسے ہی مردان صدق و صفا کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

کشاد در دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

چنانچہ اس مرد حق نے دیانت اور صداقت کی قربان گاہ پر کثیر آمدنی والے اپنے کاروبار کی قربانی بشاشت قلب کے ساتھ پیش کر دی ؎

ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستی شوق
نہ مال و دولت قارون نہ فکر افلاطون

اس مرد قلندر کے ہاں اس سرمایہ کے سوا جو کاروبار میں زیر دوران تھا نہ کوئی اندوختہ تھا اور نہ اس کا کوئی بنک بیلنس۔ لاکھوں روپیہ کا ٹیکس عاید ہوا جس کی ادائیگی کی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ وہ اقساط سے ادا ہو اور ظاہر ہے کہ اتنے بھاری ٹیکس کی قسط کوئی معمولی نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ان اقساط کی ماہوار ادائیگی کی بنا پر کاروباری سرمایہ انحطاط پذیر ہونے لگا اور ان کا یہ ذاتی کاروبار بھی مفلوج اور بالآخر ختم ہو گیا۔ رہے نام اللہ کا۔

تیسرا کاروبار جو ان کے بھائی اور بھتیجوں کے اشتراک سے تھا اس پر ٹیکس حضرت سیٹھ صاحب کے ذاتی کاروبار سے بہت زیادہ عاید ہوا جو ان کے بھتیجوں نے خود ادا کر دیا لیکن ان کا حصہ ختم کر دیا۔ (اس وقت حضرت سیٹھ صاحب کے بھائی احمد بھائی الہ دین فوت ہو چکے تھے۔)

اس امر کا بھی ذکر ہو چکا ہے کہ تقسیم ہند سے پہلے حضرت سیٹھ صاحب خدا بخش احمد بخش احمدیہ کے توسط سے مرکز سلسلہ میں رہنے والے بزرگوں کو نذرانے، بیواؤں، یتیموں، طلباء اور مستحقین کو وظائف دیا کرتے تھے اور یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد بھی جاری رہا لیکن ۱۹۴۷ء میں ہندوستانی سکہ کی شرح تبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور اس کے نتیجہ میں کچھ مسائل ایسے پیدا ہوئے کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین رقوم کی منتقلی اور تبادلے پر تحدید عاید کر دی گئی تھی اس طرح وظائف کی ادائیگی کا سلسلہ بند ہو گیا اور یہ امر حضرت سیٹھ صاحب کے لئے بڑے کرب اور قلق کا موجب بنا لیکن جلد ہی یہ تعطل ختم ہو گیا اور کئی ایک پاکستانی احمدیوں نے جن کے اعزا و اقارب ہندوستان میں رہائش رکھتے تھے انہوں نے حضرت سیٹھ صاحب کو لکھا کہ وہ ان کی طرف سے ماہوار اس اس قدر رقم انہیں بھجوا دیں اور وہ اتنی ہی رقم یہاں پاکستان میں ان کے حساب میں جمع کروا دیا کریں گے اور یہ امر ان کے لئے بڑے اطمینان کا موجب بنا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا انتظام کروا کر میری قلبی و ذہنی کوفت کو دور فرمانے کی ایک راہ نکالی ہے۔ چنانچہ سالہا سال تک پاکستانی احمدی اصحاب کے اعزا کو ہندوستان میں وہ ماہوار رقوم بھجوایا کرتے تھے پاکستان میں جو رقم ان کے حساب میں جمع ہوا کرتی تھی وہ یہاں وظائف کی صورت میں ادا ہوتی رہی ان رقوم کی اس طرح کی غیر قانونی ادائیگیوں کا علم بالآخر حکومت ہند کو ہو گیا۔ اور ایک ملتف اور ہمدرد نے خانگی طور پر اس کی اطلاع حضرت سیٹھ صاحب کو دی اور مشورہ بھی کہ سارے متعلقہ کاغذات تلف کر دیئے جائیں اور اس واقعہ اور عمل کا سرے سے انکار ہی کر دیا جائے ورنہ اس کے عواقب و نتائج کافی سخت ہو سکتے ہیں۔

حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے آخری مہینوں میں ایک اعلیٰ افسر سپاہیوں کی جمعیت کے ساتھ ایک صبح آیا۔ ان کی کوٹھی کا محاصرہ کر لیا گیا اور افسر نے ان رقوم کے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تبادلے کے بارے میں ان کا بیان قلم بند کیا۔ اس مرد مومن نے کوئی بات نہیں چھپائی اور ہر بات اس کو بتلا دی اور کہا کہ قانونی موشگافیوں کا مجھے علم نہیں ہے میں یہی سمجھتا رہا ہوں کہ میری رقم ہر دو ملک نہیں جا رہی یہیں کے شہریوں کو وہ مل رہی ہے اور پاکستان میں جو رقم میرے حساب میں جمع ہوتی رہی ہے وہ اس طرف نہیں آ رہی اور وہاں کے رہنے والوں کو مل رہی ہے اور میرا یہ عمل جو نیک نیتی اور محض خدمت کے جذبے پر مبنی تھا اگر قانون کی نگاہ میں قابل مواخذہ اور لائق تعزیر ہے تو میں اس کی سزا بھگتنے کے لئے خوشی سے آمادہ اور تیار ہوں۔ افسر کے اس سوال پر کہ تبادلہ رقوم کا یہ سلسلہ کب سے چل رہا ہے اور اب تک کتنی رقم کا اس طرح تبادلہ ہوا ہے تو انہوں نے وہ رجسٹر ہی اس کے حوالے کر دیا۔ جس میں سارے اندراجات موجود تھے۔ ان کی حق گوئی، راست بازی اور استقامت سے وہ مشدوہ رہ گیا اور مزید سوالات کی اس نے ضرورت نہ سمجھی اور رجسٹر لے کر اپنی جمعیت سمیت واپس چلا گیا۔ قبل اس کے کہ قانونی دار و گیر کے سلسلہ کا آغاز ہوتا حضرت سیٹھ صاحب کمال شان استغنا سے عز و شرف کے مالک حقیقی کی پناہ میں یہ کہتے ہوئے پہنچ گئے

زہے خلوص محبت کہ حادثات جہاں
مجھے تو کیا مرے نقش قدم مٹا نہ سکے

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور بے انتہا کرم سے راقم الحروف کو شعور و آگہی کی عمر کو پہنچتے ہی جماعتی، ملی، قومی اور ملکی امور میں بقدر ظرف بھرپور حصہ لینے کی توفیق ملی ہے۔ میری ان دلچسپیوں اور قربانیوں کو حضرت سیٹھ صاحب نے ہمیشہ استحسان کی نظروں سے دیکھا تھا اور ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی تھی وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے دو افراد ایسے ہیں جن کو انہوں نے ہر نماز اور دعا میں یاد رکھا ہے ایک مولوی سید بشارت احمد صاحب کو جن کے ذریعہ انہیں احمدیت کی دولت ملی) اور دوسرا اس خاکسار کو دراصل یہ ان کی بلند حوصلگی تھی اور ان کا ایثار ظرف تھا کہ ہماری ان خدمات کو انہوں نے تعریف و توصیف کا مستحق سمجھا اور اپنی دعاؤں میں کبھی نہ بھولے۔ میرے لئے ملت اور طریقت کی راہ میں اتنا اعزاز بھی بہت ہے اور اتنی قدر و منزلت بھی خاص کہ خدمت و ایثار کی منزلوں میں وہ اپنے ہمسفروں کو یاد رکھتے تھے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین نے ۸۵ سال کی خاصی لمبی عمر پائی۔ اور اس طویل زمانے میں سوائے قوت سماعت کے جو ابتدا ہی سے قدرے متاثر تھی ان کے قویٰ و جوارح برابر کام کرتے رہے ہیں بے کم ہی انہیں بیمار اور فریش دیکھا ہے عمر کے آخری حصے تک وہ چلتے پھرتے رہے یہاں تک کہ فریضہ نماز بھی کھڑے ہو کر ادا کیا کرتے تھے۔ بہر حال اس فانی زندگی کا انجام موت ہے ؎

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

اور ان عناصر کی ظہور ترتیب ایک ہفتہ کی بیماری سے بکھر گئی۔ علالت کی طرح ان کی زندگی کے چمن زار میں آئی اور زندگی کا یہ لہلہاتا چمن فنا کی نذر ہو گیا اور ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جنازے کے اٹھائے جانے سے پہلے سینکڑوں افراد نے جن میں احمدی، غیر احمدی ہندو، پارسی، اور عیسائی کی تخصیص نہ تھی۔ ان سبھوں نے ان کے جسد خاکی کا آخری دیدار کیا اور خان بہادر عبدالکریم بابو خان نے جو عہد دیرینہ سے تعلق رکھتے تھے دیدار سے پہلے ہی مجھ سے بڑے غمگین لہجہ میں کہا۔ نعش کیا ہوگی نور ہوگا نور۔ مجھے اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ رؤیا یاد آئی جو آپ نے حضرت سیٹھ صاحب کی بیعت سلسلہ سے بہت پہلے دیکھی تھی کہ وہ ایک کرسی پر متمکن ہیں اور فرشتے آسمان سے ان پر نور کی بارش کر رہے ہیں۔ خان بہادر نے جو بات زبان سے کہی تھی، میری آنکھوں نے نہ صرف وہی نظارہ دیکھا بلکہ ان کے چہرہ کو متبسم بھی پایا۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

اور وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں آسودہ خاک اور محو استراحت ہیں۔

ایک ایسی قابل فخر اور نادر روزگار ہستی جو گفتار و کردار میں اللہ کی برہان تھی۔ آج ہمارے درمیان میں نہیں ہے لیکن اس کی صفات عالیہ ہمیشہ یاد رہیں گی اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزار پہلو اور ہزار رنگ میں ان سے ہدایت پائیں گی۔ وہ یگانہ روزگار تھے اور ان یگانہ روزگار میں سے ایک جو گلشنان زندگی میں خال خال ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور چمن زار ہستی میں بہار نو پیدا کرتے ہیں۔

ایک ایسے باکمال اور باصفات بزرگ کے ان حالات کوائف اور اذکار سے ہمارے لئے راہ حیات میں بہت سی روشنیاں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اگر ہم نے ان سے استفادہ کیا تو میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گا کہ اپنے محدود کے ان مختصر سوانح کو ضبط تحریر میں لانے سے میری کوششیں بار آور ہوئیں بہر حال ہدایت کی راہ ہر فرد کے لئے مرہون منت کھلی ہے۔ ضرورت اس پر خلوص دل سے گامزن ہونے کی ہے۔ اپنے بزرگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کا یہ طریقہ سب سے اچھا ہے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھیں ان کے افکار سے فیضان پائیں ان کے اعمال سے اپنے روز و شب سنواریں اور یوں ان کے نام کو زندہ رکھیں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی کے نیک نام کو تابندہ سے تابندہ تر بنانے میں آئیے ہم سب مل کر اپنا فرض ادا کریں۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

درخواست دعا

برادرم بشارت احمد صاحب گلبرگ کا نوی لائل پور لڑکی عرصہ دو ماہ سے پیٹ کے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید ... جماعت سے اس کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مرزا محمود الدین ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے معاونین خصوصی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نومبر ۱۹۷۲ء میں اعلان سال نو تحریک جدید کے بعد جن افراد جماعت کے وعدے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے وعدے پہنچے ہیں۔ ان کی ایک قسط ذیل میں بغرض دعا ہدیہ قارئین الفضل کی جاتی ہے اس معیار کے وعدے جن احباب کی طرف سے سالہائے ماسبق میں آتے رہے ہیں لیکن اس سال وقتی یا کسی اور وجہ سے ان کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچ سکے ان کے نام بھی آخر میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ متعلقہ جماعت کے سیکرٹری صاحبان ان کی تلافی کا انتظام فرمائیں۔

نوٹ: یہ قسط اضلاع جھنگ۔ سرگودھا و لائل پور کے افراد پر مشتمل ہے۔

۱۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ربوہ
۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ
۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ "
۴۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب "
۵۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب "
۶۔ " نواب عباس احمد خان صاحب "
۷۔ " چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب "
۸۔ " چوہدری بشارت احمد صاحب جلد صدر نول "
۹۔ میر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ
۱۰۔ " ڈاکٹر شریف احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ

ضلع لائل پور

۱۱۔ مکرم الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۔ " شیخ بشیر احمد صاحب۔ مراد کلاتھ ہاؤس
۱۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب
۱۴۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب پیر انجنی
۱۵۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ٹھیکیدار
۱۶۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

ضلع سرگودھا

۱۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ
۱۸۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۹۔ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ
۲۰۔ " چوہدری حاتم علی صاحب
۲۱۔ " حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب و برادران
۲۲۔ " چوہدری رشید احمد صاحب چک ۱۰ شمالی
۲۳۔ " چوہدری نبی احمد صاحب چک ۹ پنسیار
۲۴۔ " چوہدری عبدالحمید صاحب
۲۵۔ " کرنل غلام رسول صاحب بھلوال
۲۶۔ " ملک چراغ محمد صاحب بھلوال
۲۷۔ " چوہدری عنایت اللہ صاحب بی اے ڈسکہ سیالکوٹ

(جاری)

سالہائے ماسبق کے احباب درج ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم ربوہ
۲۔ مکرم میجر شیخ بشیر احمد صاحب راجہ مرحوم سرگودھا
۳۔ " شیخ محمد اقبال صاحب راجہ سرگودھا
۴۔ " میاں افتخار علی صاحب ممبر مرچنٹ لائل پور
۵۔ بلدہ اباد اللہ لائل پور شہر لائل پور
۶۔ مکرم شیخ عزیز احمد صاحب صابن گولبازار۔ لائل پور
۷۔ " ملک محمد صادق صاحب رہیس چک ۶۲ شرقی ضلع لائل پور
۸۔ " چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری لائل پور

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری گذارش

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹس کی وصولی نیز فہرست کی تجدید کی وصولی کا جائزہ بھجوایا جا چکا ہے امید ہے کہ آپ قائدین مجالس کو بروقت اور باقاعدہ رپورٹس مرکز کو روانہ کرنے کی تاکید اور نگرانی فرماتے رہیں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بری فوج میں باقاعدہ کمیشن

	شرائط۔ عمر	تعلیمی قابلیت
ا۔ سول انجینئرنگ	۲۳½ سال	۱۵ کو ۲ تا ۴ سال الیکٹریکل۔ سول۔ مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری
ب۔ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ	"	الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری یا الیکٹرونک انجینئرنگ میں بی ایس سی۔ الیکٹرونکل انجینئرنگ (الیکٹرونکس و کمیونیکیشن) ایم ایس سی الیکٹرونکس یا بی۔ ای۔ الیکٹرونکس
ج۔ سگنلز	"	
د۔ آرمی ایجوکیشن کارپس	"	۲۰ تا ۲۷ سال ایم اے / ایم ایس سی۔ سیکنڈ ڈویژن پاکستان یا ہندوستانی یونیورسٹی سے یا بی اے / بی ایس سی۔ فرسٹ ڈویژن کے یا یو۔ ایس۔ اے کی کسی یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل مضامین میں۔ سائیکالوجی۔ انگریزی۔ بین الاقوامی امور ریاضی۔ جرنلزم۔ اسلامیات۔ پولیٹیکل سائنس
(۴)		ایم اے / ایم ایس سی کسی اور مضمون میں۔ انگلش میں ایم اے تھرڈ ڈویژن۔ کیمبرج میٹرک میں آنے والے سال امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

انٹرویو کے سنٹرز:۔
پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ کراچی۔

۳۔ امیدوار کا پاکستانی ہونا ضروری ہے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع دو مصدقہ فوٹو نقول سندات و پوسٹل آرڈر ۵/- بحق ڈی پی ایم ذیل کے پتہ پر

PA Directorate, PA-3(b) Adjutant-General's branch G.H.Q. RAWALPINDI

۳۰ جون ۷۳ء تک بھجوا دیں۔

فارم درخواست ہر تحصیل کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پیٹ ۲۹ ۴/۷۳

(ناظر تعلیم)

امرت بوٹی ۱۹۳۲ء میں ایجاد کی گئی

جوانی کمزوری خواہ کسی وجہ سے ہو اس کو رفع کر دیتی ہے۔ جسم طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں پوری قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵/- ملنے کا پتہ:۔
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمل پور
شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار جڑانوالہ
تیار کردہ:۔
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

بواسیر
خونی و بادی
کے لئے
جناب عبدالرؤف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دارالنصر غربی ربوہ:۔
"میں ۱۹۳۰ء سے بواسیر خونی میں مبتلا تھا۔ بہت زیادہ علاج کیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ پیلز کیور کھانا شروع کی پہلی خوراک سے بہت فائدہ ہوا۔ میری خوراک کھانے کی قوت بڑھ گئی۔ مرض بالکل غائب ہو چکا ہے۔"
قیمت ۱۰/- روپے بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰ روپے
کیمسٹ شیخ محمد یعقوب صاحب ڈاکٹر ہومیو اینڈ کیمسٹ ربوہ فون نمبر ۶۰۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دمہ
کا ضعف ۔ گھبراہٹ
کا بیٹھنا ۔ سیل پڑنا
کا گھٹنا ۔ بلغم پریشر
کا بڑھ جانا ۔ غرض دل کی تمام تکالیف کے لئے۔ فوراً استعمال فائدہ کیلئے
پیور گولڈ ڈرامپس آب حیات سے کم نہیں
شاہ ہومیو فیکٹری سوزنی

قائدین کرام! اپنی مجالس کی امان / مارچ کی رپورٹ جلد بھجوائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے المناک سانحہ پر

مجلسِ تحریکِ جدید کی قراردادِ تعزیت

محترم میر صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت سلسلہ کے لئے وقف رکھنے کا قابل تقلید نمونہ پیش فرمایا

"مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ناظر خدمت درویشاں کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ انہوں نے عنفوان شباب سے تادم مرگ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور بیش قیمت خدمات سرانجام دے کر اپنے بزرگ اور عالی مرتبت والد محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی یاد کو تازہ رکھا۔ جناب میر صاحب مرحوم و مغفور گوناگوں خوبیوں اور اوصاف کے مالک تھے۔ خدمت سلسلہ محنت و جانفشانی انکساری اور بے ریا سے ہمدردی و شفقت ان کے ایسے خصائل حمیدہ ہیں۔ جن میں وہ ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ بالخصوص انسانی ہمدردی اور خدمت خلق میں انہوں نے اپنے نامور اور ممتاز والد کی یاد کو زندہ رکھا۔ اور جامعہ احمدیہ کے طلبہ میں اپنی مقبولیت و عظمت کا سکہ بٹھایا۔ ہر چند کہ انتظامی امور کے بارہ میں قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کرانے کی عادت تھی۔ لیکن اس پابندی میں بھی انسانی ہمدردی کا پہلو نمایاں رہتا۔ قوہ لگا کر طالب علموں کی ضروریات کا پتہ کرتے اور جہاں تک ممکن ہوتا اپنی گرہ سے بھی ان کی امداد ایسے رنگ میں کرتے کہ طالب علم ان پر جان فدا کرنے کو تیار رہتے۔ سلسلہ کے لئے فدائیت اور محنت مرحوم میر صاحب کا طرۂ امتیاز رہا اور یہی امر ان کی صحت کی خرابی اور بالآخر جاں بحق ہونے کا موجب بنا۔ آخر دم تک انہیں اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی کا اس حد تک فکر لاحق رہا کہ علالت کے ایام میں بھی حتی الامکان کام کی طرف توجہ دیتے رہے۔

مرحوم میر صاحب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ مرحوم نے اپنے بزرگوں کے اوصاف حمیدہ اپنے اور اپنی اولاد کے اندر پیدا کرنے اور دینی شعار قائم رکھنے کے لئے جو نمونہ چھوڑا ہے اس سے آئندہ نسلوں کو خدمت سلسلہ کی ترغیب ملتی رہے گی۔ یہ ناگہانی وفات نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بہت صدمہ اور رنج کا باعث ہے۔ بلکہ ان کے وجود میں جماعت کی نظروں سے بھی ایک ایسا فرد اوجھل ہو گیا ہے جو اس کے لئے ہمیشہ فریفتگی اور عشق و اخلاص کے جذبات رکھتا تھا۔ اور انہی قابل قدر جذبات کے تحت جماعت کی خدمت اس کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت خاص سے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند کر کے اعلیٰ علیین کا مقام عطا فرمائے۔

مجلس تحریک جدید اور جملہ ادارہ جات تحریک جدید کے کارکنان اس عظیم صدمہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، بچوں، بہنوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کا خود کفیل ہو۔" (ریزولیوشن نمبر ۲۵ ی ۲۹/۳/۷۳)

(عبدالرحیم احمد سیکرٹری مجلس تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ فجی کے ایک مخلص احمدی محترم حاجی عبداللطیف صاحب کی وفات

فجی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ فجی کے ایک مخلص بزرگ محترم حاجی عبداللطیف صاحب مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ فجی کی جماعت کے مرکزی عہدیداران میں نائب صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور فجی میں جماعت میں شامل ہونے والے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ چند سال ہوئے میاں اور بیوی دونوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حج کی بھی توفیق ملی انہوں نے اپنے بچے کو مرکز میں برائے دینی تعلیم بھی بھجوایا تھا۔ دو مرتبہ ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے بھی آئے۔

جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے بہت مخلص نیک اور متقی بزرگ تھے۔ ان کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

سال رواں کا ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان انشاء اللہ ۳۰ جون بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات کی تمام عہدیدار بچیوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ جولائی کے مہینہ میں ہوگی۔ معین تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ اس سال قرآن مجید کے ترجمہ کا نیا دور شروع ہوگا اس لئے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

امراء کرام اور مربی صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں تک موثر رنگ میں یہ مبارک تحریک پہنچانے اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ تعلیم القرآن)

درخواست دعا

۱۔ میرے بہنوئی ڈاکٹر مبشر احمد صاحب مع اہل و عیال ناروے میں مقیم ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین (صالحہ یوسف، دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میرا پوتا عزیز محمد اکبر پسر عزیزم محمد رشید صاحب کارکن دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ کئی روز سے بعارضہ خسرہ شدید بیمار ہے کمزور بہت ہو گیا ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسماعیل خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

بازیافتہ نقدی!

خاکسار کو ریلوے سٹیشن ربوہ کے سامنے ریلوے لائن سے شمال کی طرف سے کچھ نقدی ملی ہے جس بھائی یا بہن کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(مرزا عبدالحمید کوٹھی بالمقابل ریلوے سٹیشن دارالصدر۔ ربوہ)

اطلاع سکوٹر یا کار کی دو عدد چابیاں گولبازار سے ملی ہیں جس دوست کی ہوں مجھ سے حاصل کر لیں۔

(نذیر احمد ناصر۔ وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی مکرم مرزا محمود احمد صاحب خسر کو ۲۹ اپریل کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مرزا احمد حنیف صاحب ٹھیکیدار احمد نگر کا پوتا اور مکرم بابو محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ کا نواسہ ہے بندگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (مرزا بشیر احمد احمد نگر)

(حسب ڈائری ۲۹ اپریل ۷۳ء)